جلد ۲۷ | مورخہ ۱۴ صفر ۱۳۵۸ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۵ اپریل ۱۹۳۹ء | نمبر ۷۷

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ظہور

آپ کی تبلیغ دُنیا کے کناروں تک

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے زمانہ میں جبکہ آپ گوشۂ گمنامی میں بیٹھے یادِ خدا میں مشغول تھے۔ فرمایا۔ کہ مجھے خدا تعالےٰ نے اپنی وحی اور الہام سے نوازا ہے۔ اور بتایا ہے کہ:۔

۱۔ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤں گا" (تذکرہ صفحہ ۳۰۵)

۲۔ "خدا تیری دعوت کو دُنیا کے کناروں تک پہونچا دے گا" (تذکرہ صفحہ ۱۴۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب خدا تعالےٰ کا یہ کلام لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ تو سوائے ان سعید روحوں کے جن پر آپ کی صداقت اور حقانیت واضح ہو چکی تھی۔ جو خدا تعالےٰ کی تجلیات کا آپ میں مشاہدہ کرتے تھے۔ اور جنہیں حق الیقین تھا۔ کہ جو کچھ آپ کی زبان مبارک پر جاری ہو رہا ہے۔ وُہ ضرور پورا ہوگا۔ باقی سب لوگوں نے یا تو تمسخر اور استہزاء کیا۔ یا اِسے قابلِ اعتنا ہی نہ سمجھا۔ لیکن وُہ خدا جو ہمیشہ اپنے راستبازوں اور ماموروں پر ظاہر ہوتا رہا ہے۔ اور جو موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ظاہر ہوا۔ روز بروز اپنے اس کلام کی صداقت ظاہر کرنے لگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وُہ مدھم سی پکار جو ایک کور دیہہ میں ظاہر ہوئی آہستہ آہستہ فضا میں بلند ہو کر اردگرد پھیلنے لگی جسے سُنکر سعید الفطرت روحیں لبیک کہتی ہوئی آپ کے گرد جمع ہونے لگیں۔ اور اس طرح آپ کی پکار بلند سے بلند ہونی شروع ہو گئی۔ پھر یہ نہیں۔ کہ اسے کوئی روکاوٹ نہ پیش آئی۔ کسی نے اسے دبانے کی کوشش نہ کی۔ کوئی اسے بند کرنے کے لئے نہ اٹھا۔ بلکہ جوں جوں اس آواز میں قوت پیدا ہوتی گئی۔ ہر طبقہ اور ہر درجہ کے لوگ اس کے خلاف کھڑے ہوتے گئے۔ ہر طرف سے مخالفت کا طوفان اٹھا۔ اور عداوت کی آندھیاں چلیں۔ مگر سب مخالفتیں ناکام رہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ اور آپ کی دعوت پھیلتی گئی۔ اور آپ کو کامیابی پر کامیابی حاصل ہوتی گئی۔ حتیٰ کہ اشد ترین معاندین کو بھی بادلِ ناخواستہ اس کا اعتراف کرنا پڑا۔ چنانچہ اس طبقہ کے ایک ناکام ترجمان کو جس نے ایک موقعہ پر یہ بڑا بول بولا تھا۔ کہ میں اپنے قلم کی ایک جنبش سے احمدیت کو مٹا کر رکھدوں گا۔ اپنی نامرادی کا اعتراف ان جلے بھنے الفاظ میں کرنا پڑا۔ کہ:۔

"آج میری حیرت زدہ نگاہیں بحسرت دیکھ رہی ہیں۔ کہ بڑے بڑے گریجوایٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کونٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ تک کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ غلام احمد قادیانی کی خرافات واہیہ پر اندھا دھند آنکھیں بند کرکے ایمان لے آئے ہیں۔"

پھر لکھا:۔

"یہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے۔ اس کی شاخیں ایک طرف چین میں ہیں۔ اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی ہوئی نظر آتی ہیں۔"

آخر اپنے ہم خیال لوگوں کو مخاطب کرکے کہا۔ کہ:۔ "بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ فرزندانِ توحید نے اگر فتنۂ قادیانیہ کے استیصال میں اپنی پوری قوت منظم ہو کر صرف نہ کی۔ تو مستقبل قریب میں اس کا قیامت بنکر مسلمانوں کے سر پر ٹوٹ پڑنا یقینیات سے ہے۔" (زمیندار ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۴ء)

یہ اس وقت کہا گیا۔ جبکہ جماعت احمدیہ کے خلاف مخالفت کا ایک نیا طوفان امڈا ہوا تھا۔ ایسا طوفان جو اپنے خطرہ اور شدت کی وجہ سے اپنی مثال آپ ہی تھا۔ اس نے انتہائی زور صرف کیا۔ اور دیکھنے والوں نے کھلے طور پر کہدیا۔ کہ اب جماعت احمدیہ کا قائم رہنا محال اور ناممکن ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے جانشین اور حسن و احسان میں آپ کے نظیر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی راہنمائی میں ایک طرف تو جماعت کامیابی اور کامرانی کا پرچم لہراتی ہوئی بڑی سرعت کے ساتھ ترقی کے منازل طے کرتی گئی۔ اور دوسری طرف معاندین باوجود غیر معمولی کثرت کے باوجود ہر قسم کا ساز وسامان رکھنے کے باوجود با اقتدار لوگوں کی تائید وحمایت

حاصل ہونے کے ایسے خائب و خاسر ہوئے کہ مونہہ دکھانے کے قابل نہیں رہے۔ اور آج ایک اور بہت بڑا مخالف یعنی مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی مولوی ثناء اللہ صاحب کے اخبار اہلحدیث ۲۴ مارچ ۱۹۴۴ء میں یہ اعلان کر رہا ہے۔ کہ "فتنۂ قادیانی دور دور تک پھیلا ہوا ہے"۔ عاقبت نااندیش مخالفین احمدیت کی ترقی کو اپنے لئے ناقابل برداشت صدمہ سمجھتے ہوئے تحریکِ احمدیت کو "فتنۂ قادیانی" کہیں یا کچھ اور۔ لیکن وہ یہ تو اعتراف کر رہے ہیں کہ احمدیت دور دور تک پھیلی ہوئی ہے اور ان کی تمام مخالفانہ کوششوں کے باوجود پھیلتی جا رہی ہے۔ اور یہی ہم بتانا چاہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خدا تعالےٰ نے اس وقت جبکہ آپ کو کوئی جانتا نہ تھا۔ جو وعدے فرمائے تھے۔ اور جن میں آپ کی تبلیغ کے وسیع ہونے کا ذکر تھا۔ وہ آج اس صفائی اور وضاحت کے ساتھ پورے ہو رہے ہیں۔ کہ مخالفین بھی انکا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں۔ اور جب مخالفین کی یہ حالت ہے۔ تو خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت کے عظیم الشان مظاہر دیکھنے والے احمدیوں کو خدا تعالےٰ کے وعدوں کی بناء پر اپنا مستقبل جس قدر شاندار نظر آ رہا ہے۔ اسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ اور نہ ہی اس کی کوئی ضرورت ہے۔ اس وقت ضرورت جس چیز کی ہے وہ یہ ہے کہ اس مستقبل کو قریب لانے کے لئے جن جانی اور مالی قربانیوں کی ضرورت ہے وہ پیش کی جائیں ؛

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خیریت کی اطلاع

ناصر آباد سندھ ۳۱ مارچ (بذریعہ ڈاک) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بخیر و عافیت ہیں۔ حضور نے آج بروز جمعہ ساڑھے پانچ بجے شام ناصر آباد کی مسجد کی بنیاد اپنے دست مبارک سے رکھی اور مجمع سمیت دعا فرمائی ؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ اپریل ۱۹۴۴ء۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ سردرد نزلہ بخار اور ضعف بدستور ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں ؛

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت علیل ہے دعائے صحت کی جائے ؛

آج ساڑھے نو بجے صبح ناصرات الاحمدیہ کا جلسہ نصرت گرلز سکول میں منعقد ہوا جس میں شیخ مبارک احمد صاحب سابق مبلغ مشرقی افریقہ نے مستورات کی ذمہ داری کے موضوع پر۔ اور مولوی ظہور حسین صاحب مجاہد بخارا نے ناصرات الاحمدیہ کی ذمہ داریوں کے عنوان پر تقریریں کیں۔ بعض طالبات نے بھی مضامین پڑھ کر سنائے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب نے آج مولانا محمد اسمٰعیل صاحب سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ کے مکان واقعہ محلہ دار الفضل کے شمال شرقی حصہ میں آپ کے ایک اور مکان کی بنیاد رکھی اور دُعا فرمائی ؛

آج بعد نماز مغرب مہمان خانہ میں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چھوٹے بچوں نے وفات مسیح اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریریں کیں۔

بیرونِ ہند کی احمدی جماعتوں کے لئے حضرت مسیح موعود کی پانچ ہزار والی فوج میں شمولیت اختیار کرنیکا آخری وقت

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید سال پنجم کی مالی قربانیوں میں ہندوستان کی احمدی جماعتوں نے قابل تعریف وعدے پیش کئے ہیں۔ اگرچہ ہندوستان کے لئے اب شمولیت کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ مگر ہندوستان کے وہ احباب جن کو تحریک جدید کا پہلے علم نہیں ہوا۔ یا وہ جو طالب علم تھے۔ مگر اب کاروبار کرتے ہیں۔ یا کسی اور ذریعہ سے آمد ہونے لگی ہے۔ یا ایسے لوگ جو عملی طور پر نادار تھے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے روزگار کا سامان کر دیا ہے وہ اب بھی شامل ہو سکتے ہیں اور گزشتہ سالوں کے چندے سال پنجم میں ادا کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار والی فوج میں شامل ہو سکتے ہیں ؛

بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں اور افراد کو معلوم ہونا چاہیئے۔ ان کے لئے تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں شمولیت کا آخری وقت ۳۰ اپریل یا یکم مئی ۱۹۴۴ء کی مقامی ڈاکخانہ کی مہر ہے۔ یہ ظاہر کر دینا مناسب ہے کہ بیرون ہند کی جن جماعتوں کے وعدے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش ہو چکے ہیں وہ بفضل خدا شاندار اور قابلِ تعریف ہیں۔ پس بیرون ہند کی وہ جماعتیں اور افراد جن کے وعدے تا حال نہیں آئے وہ اپنی فہرست مکمل کر کے اپنے مقامی ڈاکخانہ میں ۳۰ اپریل یا یکم مئی ۱۹۴۴ء کو ضرور ڈالدیں اور کوشش کرنی چاہیئے کہ ان کی جماعت کے ہر فرد تک تحریک جدید کی آواز پہونچ جائے۔ اور تحریک جدید کی اہمیت اور اس کے اعلیٰ فوائد واضح ہو جائیں۔ تا وہ احباب بھی جنہوں نے گزشتہ کسی سال حصہ نہیں لیا۔ مگر ان کا ایمان ان کو مجبور کرتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچ ہزار والی پیشگوئی کی فہرست میں شامل ہو جائیں ؛

ہندوستان کے بہت سے احباب ایسے ہیں جو گزشتہ کسی سال میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ مگر اب انہوں نے شمولیت اختیار کی ہے۔ بیرون ہند کے احمدی افراد بھی ایسے ہیں جو گزشتہ کسی سال میں شامل نہیں ہوئے۔ پس اگر ان تک تحریک جدید کی آواز پہونچ جائے۔ تو وہ اب بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ مگر یاد رہے کہ ۳۰ اپریل کے بعد کوئی اس میں شامل نہ ہو سکے گا۔

چونکہ اخبار کا یہ پرچہ اس وقت پہونچے گا۔ جب آخری تاریخ میں بہت تھوڑا وقت ہو گا۔ اس لئے کارکنان تحریک جدید کو خاص توجہ کر کے ہر ایک دوست تک تحریک جدید کی آواز پہونچا دینی چاہیئے۔ اور فہرستیں مکمل کر کے براہ راست حضور کی خدمت میں بابرکت میں بھیج دینی چاہئیں۔

وہ احباب جن کے گزشتہ سالوں میں تحریک جدید کے اصول و قانون کے مطابق کسی سال میں کمی ہے۔ وہ اس کا بھی ازالہ کر کے السابقون الاولون میں شامل ہو سکتے ہیں۔ وہ جماعتیں اور افراد جو تحریک جدید میں حصہ لے چکے ہیں۔ ان کے وعدے گزشتہ سالوں کے بھی ہیں۔ انہیں اپنے وعدے جلد سے

صاحبزادہ مرزا منور احمد سلمہ اللہ کیلئے دُعا

سیدہ ام ناصر حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ انکی طرف سے اعلان کیا جائے۔ کہ ان کے صاحبزادہ مرزا منور احمد سلمہ اللہ کی صحت اور سیکنڈ ایر میڈیکل کالج کے امتحان میں کامیابی کے لئے دُعا کی جائے ؛

صرف احمدی جماعت ہی زندہ جماعت ہے

آج سے پچاس سال پیشتر شرک و بدعت کا زور اور خلافِ اسلام باتوں کا شور تھا۔ اس سے پہلے اگر مسلمانوں کے کسی فرقے میں کتاب و سنت کے اتباع کا شوق و ذوق خال خال پایا جاتا تھا۔ تو وہ اہلِ حدیث ہی کے بعض افراد تھے۔ اہلِ ہوا ان کی مخالفت و ایذا رسانی کارِ ثواب سمجھتے۔ اور فی الجملہ یہ لوگ مظلوم نظر آتے تھے۔ لیکن افسوس جب گمراہی کی رات ختم ہونے کو آئی اور سپیدۂ سحر نمودار ہوا۔ پو پھٹی۔ اور آفتابِ ہدایت کے طلوع کا وقت آیا۔ تو سوا چند سعید روحوں کے یہی اہلِ حدیث مخالفت کرنے لگے۔ اور چراغِ ایزد افروز کو اپنے کذب آلود مونہوں کی پھونکوں سے بجھانا چاہا۔ حالانکہ ؎

چراغے راکہ ایزد بر فروزد
ہر آنکو تُف زند خود را بسوزد

جس شعلہ کو ہوا دینا چاہتے تھے اسی کی لپٹوں کی لپیٹ میں یہ خود ہی آ گئے۔ یہ کتاب و سنت کے مطابق کوئی اعتراض تو نہ کر سکتے تھے۔ اور نہ کوئی الزام لگا سکتے۔ اس لئے ایسے عقائد ہماری طرف منسوب کرنے لگے جس کے ہم قائل نہ تھے۔ اور ہمارے اقوال کے وہ معانی لینے لگے۔ جو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہ تھے۔ ازراہِ ظلم مشہور کیا گیا۔ کہ "قادیانی" خدا کا باپ اور بیٹا تسلیم کرتے۔ انبیاء کی ہتک کے مرتکب ہوتے ہیں۔ بالخصوص حضرت عیسٰے علیہ السلام کی نسبت ایسی باتیں لکھتے ہیں۔ جو قرآن اور حدیث کے خلاف ہیں۔ کئی بار سمجھایا گیا۔ کہ یہ تو الزامی جوابات ان پادریوں کو دیئے گئے ہیں۔ جو پاکوں کے سردار حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی جناب میں شوخ چشمانہ گستاخیوں کا ارتکاب کر کے ہماری دل آزاری کر رہے ہیں۔ ان کو صرف ان کا گھر دکھایا گیا ہے۔ لعلهم یتفکرون او یتذکرون۔ مگر اہلِ حدیث کی جانب سے یہی کہا گیا۔ کہ یہ سراسر ناجائز ہے۔

لیکن آج ہم انہی کے "آرگن اہلحدیث" امرتسر میں ایک مضمون تردیدِ کفارہ کے عنوان سے مولوی عبد الرؤف صاحب کا پڑھتے ہیں۔ جس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت لکھا گیا ہے۔ کہ وہ مسیح خود اپنے اقرار کے مطابق:-

۱۔ نیک انسان نہ تھے۔

۲۔ غیر معصوم تھے۔

۳۔ شہر کی بدچلن اور فاحشہ عورت نے مسیح کے سر اور پاؤں پر عطر ملا۔

۴۔ معجزے سے شراب سازی کا کام لیا۔ اور ایک مجلس کی ساقی گری کی۔

اس کے علاوہ کچھ جھوٹ ان سے منسوب کئے ہیں۔ اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ وہ اپنی والدہ کی تعظیم نہ کرتے تھے۔ اور علماء کے حق میں درشت الفاظ کا استعمال کرتے وغیر ذالک۔

یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے تو ناجائز تھا۔ اور ان کی یہ طرزِ جواب غیر اسلامی تھی۔ مگر ان مولوی صاحب اور ان کے ہم نواؤں کے لئے بالکل جائز اور ضروری۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ جو کچھ کہا جاتا تھا۔ اور جو پروپاگنڈا تھا۔ وہ محض عوام الناس کو بھڑکانے کے لئے تھا۔ ورنہ خوب سمجھتے تھے۔ کہ اصلی معاملہ کیا ہے۔

بہرحال اہلِ حدیث نے خوب کھل کر مقابلہ کیا۔ اور چاہا۔ کہ یہ سلسلہ نابود ہو جائے۔ اس کے لئے ہر قسم کے حیل سے کام لیا گیا۔ اور پورا زور لگایا۔ مگر نتیجہ کیا ہوا؟ یہ کہ آج احمدی جماعت کا ڈنکا چار سُو بج رہا ہے اور وہ نہ صرف پنجاب اور ہندوستان میں بحیثیت ایک زندہ جماعت کے موجود ہیں۔ اور اشاعت و حفاظتِ اسلام میں سرگرم حصہ لے رہے ہیں بلکہ بیرونِ ہند۔ افریقہ۔ امریکہ۔ انگلستان۔ جرمنی وغیرہ ممالک میں بھی مساجد تک بنا چکے ہیں۔ اور اللہ اکبر کی صداؤں سے مغرب گونج رہا ہے۔ ؎

مردِ کامل نہ اُٹھا فرقۂ زہاد سے۔ اور
کچھ ہوئے تو یہی رندانِ قدح خوار ہوئے

ادھر اہلِ حدیث کا حال کیا ہے۔ یہ میں اہلحدیث ہی کے ایک عالم فاضل مولانا محمد جگر دھر پوری کی زبانِ قلم سے ذیل میں نقل کرتا ہوں۔ ملاحظہ ہو۔ "اہلحدیث" ۳۱۔ مارچ ۱۹۳۹ء:-

"جماعتِ اہلِ حدیث من حیث الجماعت تقریباً مُردہ ہو چکی ہے۔ زندگی کی رُوح فنا ہو چکی ہے۔ رہے سہے آثارِ حیات بھی تدریجی طور پر مٹتے جا رہے ہیں

کتاب و سنت کا وہ ذوق و شوق جو آج سے قبل تھا۔ قصۂ پارینہ ہو کر رہ گیا ہے۔ صرف نام کے چند ایسے سہل عمل مسائل پر عمل پیرائی رہ گئی ہے۔ جس میں روحانی یا جسمانی تکلیف کا سامنا نہ ہو۔ وغیر ذالک"

یہ ہے انجام اس التقاء المجتہدین کا۔ سچ ہے والعاقبة للمتقین۔ آخر کار وہی فتحیاب ہوئے۔ جو خدا کے نزدیک متقی اور مقبول اور سچے متبعین کتاب و سنت تھے۔ کوئی رجل رشید ہے؟ جو اس سے عبرت حاصل کرے۔ اور صداقت کا سبق لے۔ اور اس خدا کے قائم کردہ مرکز سے تعلق قائم کرے جس کی نسبت "اہلحدیث" رقمطراز ہے۔

"آیئے ایک ہی نظام کو اپنا محور و مرکز تسلیم کریں۔ اور اسی کے روش و گردش پر چل کر دین و دنیا اور قوم و ملت کے مفاد کو حاصل کریں"

(صلا - ۳۱۔ مارچ)

کیونکہ جن علماء و فضلاء پر مدارِ کار تھا۔ ان کی حالت تو اب یہ ہے۔ کہ

"ہمارے علماء جو ہماری رہنمائی کے ذمہ وار تھے۔ آج اپنے فرائض کو فراموش کر کے ہم عوام کو گمراہی۔ اور بادیۂ ضلالت میں خبط عشواء بنا کر بھٹکائے پھر رہے ہیں" (اہلحدیث)

پس ضروری ہے۔ کہ اس راہ نما کا دامن پکڑیں۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے اس طوفانِ ضلالت میں جماعت کی کشتی کو ساحلِ مراد پر پہونچانے کے لئے نوحؑ بنا کر بھیجا گیا۔ اور جو گم گشتگانِ بادیۂ ظلمات کو آواز دے رہا ہے۔ ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

خاکسار اکمل عفا اللہ عنہ

خلافت جوبلی فنڈ

اور جماعت احمدیہ امرتسر کی مخلصانہ قربانی کی دوسری قسط

میں پہلی قسط میں جماعت احمدیہ امرتسر کی خلافت جوبلی فنڈ کے سلسلہ میں شاندار قربانی کا ذکر کر چکا ہوں۔ مگر چونکہ کچھ دوست باقی رہ گئے تھے بدیں وجہ میں نے منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ کو ان احباب سے ملنے اور وعدے لینے کے لئے امرتسر جانے کی ہدائت کی۔ چنانچہ منشی صاحب ۲۸ مارچ کو امرتسر گئے۔ ان کے ساتھ مکرمی ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب سب اسسٹنٹ سرجن نے جو جماعت احمدیہ امرتسر کے فنانشل سیکرٹری ہیں مخلصانہ تعاون کیا۔ اور بارہ بجے رات تک سر دو اصحاب نے مختلف دوستوں کے مکانوں پر پہونچکر وعدے لئے جن کی مجموعی تعداد ۱۲-۳-۱۷ روپے ہے۔ گویا اب امرتسر کی جماعت کا ۲-۱-۲۶۰ روپے کا وعدہ ہوا۔ اور ابھی چند دوست باقی ہیں۔ میں ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب اور دوسرے احباب جماعت کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔

سید محمد اسحٰق

(۱) مستری مہر اللہ صاحب محکمہ انٹرلاکنگ ریلوے سٹیشن امرتسر نے پہلی قسط میں ۲ روپے دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اب ۶ روپے دینے کا وعدہ کیا ہے نیز یہ بھی کہا ہے۔ کہ اگر ان کی ملازمت کی میعاد میں توسیع ہوگئی۔ تو وہ بجائے ۶ کے ماہانہ دیں گے۔

(۲) شیخ عبد المالک صاحب کا وعدہ پہلے عہ کا تھا۔ اب انہوں نے عہ کر دیئے ہیں۔

(۳) مستری فضل احمد صاحب پہلے ۶ دے چکے ہیں۔ اب مزید آٹھ روپے دینے کا وعدہ کیا ہے۔

(۴) میاں محمد عظیم صاحب محکمہ انٹرلاکنگ ریلوے سٹیشن امرتسر عہ

(۵) میاں احمد جان صاحب شنٹنگ پورٹر ریلوے سٹیشن امرتسر عہ

(۶) بابو محمد اختر علی صاحب للعہ

(۷) مولوی بدر الدین صاحب صہ

(۸) ملک عبد العزیز صاحب پوٹمین صہ

(۹) اہلیہ بابو محمد عبد اللہ صاحب عہ

(۱۰) اہلیہ مستری نور محمد صاحب سے

(۱۱) اہلیہ مستری محمد الدین صاحب عہ

(۱۲) اہلیہ مستری عبد الرحمٰن صاحب صہ

(۱۳) اہلیہ حکیم عبد الغفار صاحب عمہ

(۱۴) میاں محمد سلطان صاحب عمہ

(۱۵) بھائی علی محمد صاحب ہر

(۱۶) میاں فیروز الدین صاحب لہر

(۱۷) اہلیہ میاں محمد ابراہیم صاحب صہ

(۱۸) اہلیہ میاں اللہ بخش صاحب عمہ

(۱۹) اہلیہ میاں محمد شفیع صاحب صر

(۲۰) اہلیہ میاں مہر الدین صاحب سے

(۲۱) والدہ صاحبہ میاں علم الدین صاحب سے

(۲۲) ہمشیرہ 〃 〃 عمہ

(۲۳) اہلیہ مستری محمد الدین صاحب ۶

(۲۴) اہلیہ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب عہ

(۲۵) اہلیہ میاں عبد المجید صاحب عمہ

(۲۶) والدہ صغیر حسین صاحب صہ

(۲۷) والدہ جعفر حسین صاحب صہ

(۲۸) محمد امین صاحب عمہ

(۲۹) والدہ محمد امین صاحب عمہ

ممبران کمیٹی دار الشکر کو اطلاع

۳۱ مارچ ۱۹۳۹ء بعد نماز مغرب مسجد دار الرحمت میں حسب قواعد ماہ مارچ ۱۹۳۹ء کا قرعہ ڈالا گیا۔ جناب مرزا احمد خانصاحب لاہور چھاؤنی کے نام قرعہ نکلا۔ مرزا صاحب موصوف حسب قواعد جب چاہیں رقم قرعہ لے سکتے ہیں۔ سیکرٹری دار الشکر کمیٹی

نظارتوں کے اعلانات

رقوم بلا تفصیل کے متعلق ضروری اعلان

مندرجہ ذیل اصحاب نے دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں جس غرض کے لئے رقوم بھجوائی ہیں۔ ان کی تفصیل ہمراہ نہ ہونے کی وجہ سے مد امانت بلا تفصیل میں پڑی ہیں۔ ان احباب کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے نام کے سامنے کی رقم کے متعلق جلد تفصیل بھجوا دیں۔ اگر اندرون ہند کے دوستوں کی طرف سے ان کی موصول شدہ رقوم کی تاریخ سے تین ماہ اور بیرون ہند کے دوستوں کی طرف سے چھ ماہ تک تفصیل نہ ملی۔ تو حسب فیصلہ مجلس مشاورت ان کی رقوم چندہ عام میں ڈال دی جائیں گی۔ اور اس صورت میں غلط اندراج کی ذمہ داری ہم پر نہ ہوگی۔ اس ضمن میں یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ مالی سال کے اختتام میں صرف ایک ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ فی الفور تفصیل بھجوا دیں۔ تا وقت کے اندر ان کی رقوم تفصیل کے مطابق داخل خزانہ ہو کر ان کی جماعتوں میں ڈالی جاسکیں۔

فہرست بلا تفصیل رقوم اندرون ہند

تاریخ وصولی	نام	رقم
۳۱ ۱۲/۳۸	ڈاکٹر بشیر محمود صاحب پونچھ	۱۱-۰-۰ روپے
۱۴ ۱/۳۹	سید غلام محمد صاحب سونگھڑہ	۲۴-۵-۰ 〃
۲۷ ۱/۳۹	محمد اکرم صاحب چارسدہ	۵۰-۰-۰ 〃
۸ ۲/۳۹	اختر حسن صاحب لکھنؤ	۲۴-۱۲-۰ 〃
۱۸ ۲/۳۹	سردار محمد صاحب دوست پورہ شیخوپورہ	۱۴-۱۲-۰ 〃
۶ ۳/۳۹	عبد الکریم صاحب ناسنور کشمیر	۴۵-۰-۰ 〃
۱۴ ۳/۳۹	سید عبد المومن صاحب بمبئی	۲-۰-۰ 〃
۱۹ ۳/۳۹	بابو عبد الحمید صاحب سول لائن لاہور	۴۰-۰-۰ 〃
۲۰ ۳/۳۹	عبد اللہ خان صاحب امین آباد	[illegible]-۰-۰ 〃
۲۱ ۳/۳۹	چودھری یوسف خان صاحب احمد آباد سندھ	۵۰-۰-۰ 〃
۲۲ ۳/۳۹	مہر الدین صاحب پٹواری بھوہر گوجرانوالہ	۵-۰-۰ 〃
〃	غلام سرور خان صاحب درانی سور خشکی پشاور	۲۰-۰-۰ 〃

فہرست بلا تفصیل رقوم بیرون ہند

تاریخ وصولی	نام	رقم
۷ ۱۱/۳۰	Soceda Noorya Mauritius	۲-۰-۰
۲۱ ۱۱/۳۸	آر۔ اے حیات صاحب کسوما Kisuma	۶-۱۰-۰
۱۲ ۱۲/۳۸	زیڈ اے راجہ بھائی صاحب مارشیس	۴-۰-۰
۹ ۲/۳۹	کے عبد القادر صاحب لیبون سنگاپور	۴۰-۰-۰
〃	جماعت بنڈوانگ	۵-۰-۰
〃	جماعت بٹاویہ جاوا	۱۴۴-۰-۰
۱۱ ۳/۳۹	ایم اللہ دتا صاحب کلنڈنی افریقہ	۱۳۸-۷-۰
۱۵ ۳/۳۹	ایس محی الدین صاحب کولمبو	۲۶-۰-۰
۲۵ ۳/۳۹	غلام سرور خان صاحب میگاڈی	۱۳-۴-۰

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں مندرجہ ذیل دوستوں نے رقوم ارسال کی ہیں۔ جو عدم تفصیل کی وجہ سے بطور امانت دفتر محاسب میں پڑی ہیں۔ ان دوستوں کی خدمت میں بھی التماس ہے۔ کہ اپنے سامنے کی رقوم کے متعلق جلد تر تفصیل بھجوا دیں۔ کہ یہ رقم انہوں نے کس غرض کے لئے حضرت کے حضور ارسال کی ہے۔

فہرست اندرون ہند

۲۱ ۳/۳۹ نذیر احمد صاحب کھاگڑا مرشد آباد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۰
۱۸ ۳/۳۹ اہلیہ صاحبہ عبدالشکور صاحب اجمیر ۔ ۔ ۔ ۔ ۵

فہرست بیرون ہند

۲۲ ۲/۳۹ حافظ جمال احمد صاحب ماریشس ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲
۱۴ ۱/۳۹ " " ۔ ۔ ۔ ۔ ۲۵
۱۸ ۲/۳۹ Rd Hidayat Sh Bogor Java ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۱۵
" Z. A. Ragebalu Mauritius ۔ ۔ ۔ ۔ ۷

ناظر بیت المال

احباب جماعت احمدیہ سے ایک ضروری گذارش

مدرسہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قائم کردہ مدرسہ ہے اور اس کی تعلیم خالص مذہبی تعلیم ہے۔ اس پر آشوب زمانہ میں جبکہ چاروں طرف سے اسلام پر حملے ہو رہے ہیں۔ اس کی تعلیم کی اہمیت واضح ہے۔ نیز اس اقتصادی مشکلات کے زمانہ میں غرباء کے لئے دیگر مدارس میں تعلیم پانا ان کی مشکلات کا موجب ہے۔ کیونکہ وہاں کے اخراجات اس قدر ہیں۔ کہ غرباء برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن اس مدرسہ کے اخراجات بہت قلیل ہیں۔ اور غریب سے غریب احمدی بھی اس کو برداشت کر سکتا ہے۔ اور اس مدرسہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد طالب علم نہایت آسانی کے ساتھ تمام انگریزی ڈگریاں حاصل کر سکتے ہیں۔ نیز باہر سے آکر داخل ہونے والے طلباء کی رہائش و خوراک وغیرہ کے انتظام کے لئے اس مدرسہ کے ساتھ ایک بورڈنگ بھی قائم ہے۔ جو عرصہ سے اس انتظام کو نہایت خوبی کے ساتھ سنبھال رہا ہے۔ احباب کو ہر دو یعنی مدرسہ اور بورڈنگ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

امسال بورڈنگ سے ۴۵ طلباء شریک ہوئے۔ جن میں سے ۴۰ کامیاب ہوئے اور نتیجہ ۸۹ فیصدی رہا۔ جو نہایت خوشکن ہے۔ اور میزان و دینیات میں اول و دوم رہنے والے کل ۴۴ لڑکوں میں سے ۱۲ بورڈر ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تعلیمی طور پر بورڈنگ میں طلباء کا رہنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ بورڈنگ میں مدرسہ کے اوقات کے علاوہ بھی پوری نگرانی کی جاتی ہے۔ اور صحت جسمانی کے لئے سب بورڈر باقاعدہ کھیلوں میں شریک ہوتے ہیں۔ اور اخلاقی تربیت کے لئے نمازوں۔ درسوں اور دیگر دینی کاموں میں بورڈران باقاعدہ شریک ہوتے ہیں۔

ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

سنسکرت پڑھنے والوں کی ضرورت

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مقدس فرض تبلیغ ہے۔ اور ہندوستان کی اکثریت آبادی ہندوؤں کی ہے۔ ان میں سنسکرت کے علم کے بغیر تبلیغ نہیں کی جا سکتی۔ لہٰذا سنسکرت کی تعلیم بہت ضروری ہے۔ نظارت ہذا نے اس ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے سنسکرت کی تعلیم کا انتظام کیا ہے۔ اور اس کے معلم مولوی ناصر الدین عبداللہ صاحب بگوی تجویز کئے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف نے ساڑھے سات برس کے طویل عرصہ میں ہندوستان کی مختلف یونیورسٹیوں سے اس علم کی تکمیل کی ہے۔ اور اعلےٰ ڈگریاں حاصل کی ہیں

اس کلاس کا افتتاح جلد تر کیا جائے گا۔ اور مولوی فاضل یا بی۔ اے امیدوار لئے جائیں گے۔ دس روپے وظیفہ بھی ملے گا۔ پس جو احباب اس کلاس میں شامل ہونا چاہیں۔ جلد تر اپنی درخواستیں نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔

ناظر تعلیم و تربیت

موصیوں کیلئے ضروری اعلان

مجلس مشاورت قریب آگئی ہے۔ مگر ابھی تک بعض موصیان حصہ آمد نے اپنا بقایا ادا نہیں کیا۔ اور نہ ہی مہلت حاصل کی ہے۔ ایسے موصیوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس مشاورت تک اپنا کل بقایا حصہ آمد ادا فرمائیں۔ ورنہ مشاورت سے معاً بعد ایسے موصیوں کی فہرست تیار کر کے برائے مناسب کاروائی مجلس میں پیش کر دی جائے گی۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

بقایا داران موصیان حصہ آمد کے متعلق ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بذریعہ ریزولیوشن ۱۷ مورخہ ۴/۴ موصیان حصہ آمد کے لئے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ وصیت میں یہ شرط لکھ دی جائے۔ کہ جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ بعد تک رقم وصیت ادا نہ کرے گا۔ نہ دفتر سے اپنی معذوری بتا کر مہلت حاصل کرے گا۔ اس کی وصیت انجمن کار پرداز مصالح قبرستان کو منسوخ کرنے کا کامل اختیار ہو گا۔ اور جس قدر روپیہ وصیت میں ادا کر چکا ہے اس کے واپس لینے کا موصی کو حق نہ ہو گا۔ سوائے اس شخص کے جو احمدیت سے مرتد ہو جائے۔ اور جو وصیتیں اس وقت تک ہو چکی ہیں۔ ان کے لئے یہ قاعدہ مقرر کیا جاتا ہے۔ کہ جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کے چھ ماہ بعد تک ادا نہیں کرتا۔ اس کی وصیت منسوخ کی جائے۔ اور آئندہ جب تک وہ توجہ نہ کرے کسی قسم کا چندہ وصول نہ کیا جائے۔ سوائے اس کے کہ وہ اپنی معذوری ثابت کر کے اپنی وصیت کی ادائیگی کے لئے انجمن سے مہلت حاصل کر چکا ہو۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

اہم ملکی حالات اور واقعات

کانگرس کے اعلیٰ حلقوں میں اخلاقی پستی

آل انڈیا نیشنل کانگرس کے صدر مسٹر سبھاش چندر بوس نے "ماڈرن ریویو" میں ایک اہم مضمون "میری عجیب بیماری" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ صدارتی انتخاب کے بعد جب میں نے ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ کو تری پوری کے اجلاس تک ملتوی کرنے کی ہدایت جاری کی تھی۔ اس وقت میرے وہم میں بھی یہ بات نہ تھی۔ کہ اس کے نتیجہ میں ورکنگ کمیٹی کے ممبر مستعفی ہو جائیں گے۔ مجھ پر یہ الزام ہے کہ اس التواء سے میں نے دفتری کام سے بھی ورکنگ کمیٹی کو روک دیا تھا۔ اس التواء کے متعلق سردار پٹیل کو میں نے جو تار دیا تھا۔ اس میں ان سے درخواست کی تھی کہ وہ اس التواء کی تجویز کے متعلق دوسرے ارکان کی رائے معلوم کر کے مجھے بذریعہ تار مطلع کریں۔ لیکن میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی جب اس کا جواب مجھے استعفوں کی صورت میں موصول ہوا۔ اس قدر سخت بیماری کی حالت میں تری پوری پہنچنے کے اسباب بیان کرنے کے بعد آپ نے لکھا ہے کہ جب میں تری پوری میں تھا۔ تو اس وقت بھی میری بیماری کے متعلق عجیب و غریب افواہیں پھیلائی جا رہی تھیں۔ حتیٰ کہ بعض لوگ تو اسے بہانہ سازی قرار دیتے تھے۔ آخر ڈاکٹروں کے بورڈ نے میرا معائنہ کر کے بیماری کی حقیقت کے متعلق اعلان کیا۔ تری پوری کی فضا بالکل اخلاقی پستی کی فضا تھی۔ اور اس فضا میں سانس لینے کی وجہ سے واپسی پر میرے دل میں سیاسیات کے خلاف نفرت کا ایک جذبہ پیدا ہو چکا تھا۔ جو گذشتہ ۱۹ برس کی سیاسی زندگی میں کبھی پیدا نہیں ہوا۔ اور جب میں بستر علالت پر پڑا درد کی شدت سے کراہتا اور کروٹیں بدل رہا تھا۔ تو اس وقت بھی میرے دل میں یہی خیالات موجزن ہوتے۔ کہ ہماری پبلک لائف کے بلند ترین حلقوں میں بھی جب اس قدر کمینہ پن اور منتقمانہ جذبات موجود ہیں۔ تو اس کا کیا انجام ہوگا۔ اور میں نے کئی دن اور راتیں اسی ذہنی کشمکش اور تکلیف میں بسر کیں۔ آخر آہستہ آہستہ یہ اثر کم ہوا۔ اور اس کیفیت میں بھی کمی آنے لگی جس سے میرا دماغی توازن درست ہونے لگا۔ اپنے ہم وطنوں پر میرا اعتماد عود کر آیا۔ اور میں نے محسوس کیا۔ کہ تری پوری کانگرس میں خواہ کچھ ہوا۔ اصل ہندوستان پر مجھے کامل اعتماد ہونا چاہیئے۔ آخر میں آپ نے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کیا ہے جنہوں نے بیماری کے دوران میں ان سے ہمدردی کا اظہار کیا۔

ڈاکٹر کھرے اور پنڈت جواہر لال نہرو میں چپقلش

گذشتہ دنوں پنڈت جواہر لال نہرو نے اخبار نیشنل ہیرلڈ میں ایک سلسلہ مضامین لکھا تھا جس میں کانگرس کے اندرونی نظام کے متعلق بھی بعض باتیں بیان کی تھیں۔ اور اسی سلسلہ میں یہ بھی لکھا تھا۔ کہ ڈاکٹر کھارے سابق وزیر اعظم سی۔ پی نے گورنر کے ساتھ سازش کی تھی۔ اور اس لئے ان کے خلاف انضباطی کارروائی کرنا ضروری ہو گیا تھا۔ اس پر ڈاکٹر کھارے نے ان کو جب کہ وہ تری پوری میں تھے۔ تار دیا تھا۔ کہ آپ نے مجھ پر جو الزام لگایا ہے وہ سراسر بے بنیاد ہے۔ آپ کا فرض ہے۔ کہ یا تو اپنی پیش کردہ بات کا ثبوت دیں۔ اور یا پھر اپنے الفاظ واپس لیں۔ پنڈت جی نے چونکہ ان دنوں میں سے کوئی بات نہ کی۔ اس لئے معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے وکیل کی معرفت پنڈت جی کو نوٹس دیا ہے۔ کہ اپنے الفاظ غیر مشروط طور پر واپس لیں۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔ جیسا کہ امید ہے نہیں کریں گے۔ تو غالب خیال یہی ہے کہ ڈاکٹر صاحب عدالت سرکاری میں ان کے خلاف دعویٰ دائر کر دیں گے۔

حویلی پراجیکٹ کا افتتاح

۲ اپریل کو ترموں ہیڈ پر گورنر پنجاب نے حویلی پروجیکٹ کی رسم افتتاح ادا کی۔ اس موقع پر مسٹر جے۔ ڈی۔ ایچ بیڈ فورڈ چیف انجنیئر نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس نہر کی تعمیر کا کام مقررہ میعاد سے نصف میعاد یعنی صرف چودہ ماہ میں ختم ہو گیا ہے۔ اور اخراجات میں بھی بجٹ سے دو کروڑ روپیہ کم خرچ ہوا ہے۔ کل خرچ منظور شدہ بجٹ کا ۳/۲ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ہر تعمیر کے وقت سات ڈویژنوں کے چیف انجنیئر علیحدہ علیحدہ طور پر ڈیزائن تیار کرتے تھے۔ جس سے وقت اور روپیہ بہت ضائع ہوتا تھا۔ لیکن اس موقع پر مجھے حکومت نے اجازت دیدی۔ کہ میں مناسب طریق پر کام کروں۔ اس لئے نقشوں اور تخمینوں کی تیاری میں دو سال ضائع نہ کرنے پڑے۔ اور اس طرح عملہ کا بہت سا خرچ بچ گیا۔ بہت سی بچت سودے کرنے میں کی گئی۔ اس نہر سے نوے لاکھ ۶۵ ہزار ایکڑ زمین سیراب ہو سکے گی۔

رسم افتتاح میں شریک ہونے کے لئے گورنر پنجاب۔ وزراء اور دیگر مدعوین ایک سپیشل ٹرین میں لاہور سے آئے تھے۔ ارد گرد کے دیہات اور علاقہ سے بھی ہزاروں لوگ آئے ہوئے تھے۔ چیف انجنیئر کی رپورٹ کے بعد گورنر پنجاب نے محکمہ انجنیئرنگ کے ملازمین اور ٹھیکیداروں کو اسناد عطا کیں۔ اور پھر پل پر چڑھ کر جو ایک میل لمبا ہے۔ اور تمام کا تمام سیمنٹ کا بنا ہوا ہے۔ رسم افتتاح ادا کی۔ جس سے نہر میں زور سے پانی آنا شروع ہو گیا۔ اس کے بعد آپ نے پل کا افتتاح کیا۔ اس کے بعد محکمہ کی طرف سے مہمانوں کو دعوت دی گئی۔ واپسی کے وقت گاڑی میں بھی مہمانوں کے لئے کھانے وغیرہ کا معقول انتظام محکمہ کی طرف سے کیا گیا تھا۔

ترموں ضلع جھنگ کا ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ جو لالیاں ریلوے سٹیشن سے سات میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس کے قریب ہی دریائے چناب اور جہلم آپس میں ملتے ہیں۔ اور ان کے پانی کو بیراج میں لا کر اس سے نہریں نکالی گئی ہیں۔ جو اس علاقہ کی زمین کو سیراب کریں گی یہ علاقہ بالکل بنجر اور غیر آباد ہے۔ اور پانی نہ ہونے کی وجہ سے یہاں کوئی فصل نہ ہو سکتی تھی۔ اب اس سکیم کے طفیل اضلاع جھنگ۔ مظفر گڑھ اور ملتان کے تمام غیر آباد اور بنجر علاقے سرسبز و شاداب ہو سکیں گے۔ بیراج کے آس پاس کا علاقہ ریتلا ہے۔ مگر تعمیر میں اس بات کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ کہ نہروں کا پانی کم سے کم ضائع ہو۔ نہروں کی تہ اور کنارے کئی کئی میل پختہ بنائے گئے ہیں۔ غرضیکہ ہر لحاظ سے یہ سکیم اپنی قسم کی پہلی سکیم ہے۔ جس سے پنجاب کو زرعی لحاظ سے بہت فائدہ پہنچنے کی امید ہے۔

ھُوَالشَّافِی

۱۔ سُرمہ مقوی بصارت یہ سرمہ حضرت ولی اللہ کا تجویز کردہ ہے ضعف بصارت۔ سرخی۔ سوزش کے لئے نہایت مفید ہے۔ متواتر استعمال سے اخبار بغیر عینک کے مطالعہ فرما سکتے ہیں۔ نہایت ارزاں۔ آٹھ آنہ فی تولہ۔

۲۔ بہار زندگی ان گولیوں کی نسبت اتنا ہی کافی ہے۔ کہ یہ گولیاں ایک صاحب ولی اللہ نے اپنے ایک اسی سالہ بوڑھے دوست جن کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی تیار کی تھیں۔ ان کے استعمال کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے لڑکی اور پھر لڑکا پیدا ہوا۔ بوڑھے دوست نے پانچ سو روپیہ کی تعمیل نذر کی تھی۔ اس سے زیادہ تعریف کی ضرورت نہیں۔ ۶ عدد ایک روپیہ

۳۔ گولیاں مقوی دماغ و اعصاب یہ گولیاں میری تیار کردہ ہیں۔ تجربہ کار ڈاکٹروں کی رائے ذیل میں درج ہے:۔ مفید دماغ پریشان۔ خیالات اور طبیعت افسردہ۔ ہر چیز کا تاریک پہلو نظر آئے **کثرت محنت سے سستی دماغ** ۔ حافظہ کمزور۔ سر کے پچھلے حصہ میں درد اور بوجھ۔ اعصابی سر درد۔ ضعف بصارت۔ قوت سامعہ میں نقص۔ کمزور اور نازک اندام لوگوں میں نکسیر کا عارضہ۔ عصبی درد خواہ کسی جگہ ہو۔ چہرہ سیاہ اور اترا ہوا۔ خونی قے۔ کھٹے یا کڑوے ڈکار نبض کمزور۔ آبی اسہال رنگ چاولوں کے پانی سا۔ کھاتے وقت پاخانہ کی حاجت کی خواہش۔ مردانہ اور زنانہ امراض کے نام ...... پست ہمتی کاہلی۔ عام عصبی کمزوری۔ باؤ گولہ۔ دمہ۔ تشنجی کھانسی۔ اختلاج قلب۔ ذرا سی حرکت سے دل دھڑکنے لگ جاوے۔ شور اور روشنی برداشت نہ ہو سکے جسم کے کسی حصہ کا فالج۔ بچے رات کو ڈر جائیں۔ صبح اٹھنے کو دل نہ چاہے ہتھیلیوں اور تلووں میں خارش۔ دن بدن گوشت کم ہوتا جائے ...... بوڑھوں میں دبلاپن اور کمزوری۔ روحانی مادوں کے اخراج کے بعد کمزوری۔ ایک سو گولی۔ قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ (۱۴؍)

۴۔ پرانی بلغمی کھانسی و دمہ کا ہومیوپیتھک علاج تین مہینے کا کورس صرف دس روپے۔ تیزی تنفس کے وقت آپ کو انجکشن کی ضرورت نہیں ہوگی۔ صرف چند قطرات استعمال کرنے سے تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔ عاجز اس میں صاحب تجربہ ہے۔

۵۔ عرق دافع مونیابند:۔ جرمنی کا تیار کردہ ہے۔ نہ اپریشن کا ڈر۔ نہ ناکامی کا خوف۔ بند شیشی مع ڈراپر قیمت ڈیڑھ روپیہ کھانے کی قیمت ایک روپیہ

۶۔ بادی اور خونی بواسیر کا علاج ۔ قیمت اڑھائی روپے۔

۷۔ اس کے سوا آپ اپنی مرض کی مفصل کیفیت لکھ کر عاجز سے ہومیوپیتھک دوائی منگوا سکتے ہیں۔

۸۔ محافظ حمل:۔ بعض بہنوں کو تیسرے مہینے حمل کے ضائع ہونے کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس تکلیف کو رفع کرنے کے لئے بطور حفظ ماتقدم آپ ہماری دوائی لے رکھیں۔ تاکہ وقت پر آپ کو ڈاکٹروں کے ڈھونڈنے کی تکلیف نہ ہو۔ قیمت صرف ایک روپیہ

محمد ایوب (ایم۔ ڈی۔ ایچ ہومیوپیتھک) رشید منزل سڑک نمبر ۱۰ قادیان

قادیان میں سکنی اراضی

اس وقت قادیان کے مختلف محلوں میں سکنی اراضی کے قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ جن کی قیمت موقع کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ مقرر ہے۔ علاوہ ازیں ریلوے سٹیشن کے پاس پچاس فٹ چوڑی سڑک پر دوکانوں کے لئے بھی قطعات قابل فروخت ہیں۔ خواہشمند احباب بذریعہ خط و کتابت یا مشاورت کے موقع پر خود تشریف لا کر اپنی پسند کے مطابق خرید فرمائیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مُردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے ہچکی۔ دردِ پسلی یا نمونیا۔ ام الصبیان پر چھاواں یا سوکھا۔ بدن پہ پھوڑے پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کا منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائیدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نورالدین صاحبؓ طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۰؍ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتھر:۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اینڈ سنز۔ دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲ر اپریل۔ حکومت پولینڈ نے ہٹلر کو متنبہ کر دیا ہے۔ کہ اگر اس نے پولینڈ کے کسی علاقہ کی طرف پیش قدمی کی جرأت کی تو اس کا سخت جواب دیا جائیگا۔ اسے اپنی طاقت پر گھمنڈ نہیں کرنا چاہیئے۔

لنڈن ۲ر اپریل۔ پولینڈ کی امداد کے متعلق وزیر اعظم برطانیہ کے اعلان سے روس مطمئن ہو گیا ہے۔ اور ان دونو ممالک میں باقاعدہ گفت و شنید شروع ہو گئی ہے۔ اس سے اٹلی اور جرمنی میں ہلچل مچ گئی ہے۔

لنڈن ۲ر اپریل۔ برطانیہ کے وزیر جنگ نے ٹریٹوریل فوج میں بھرتی ہونے کے لئے اہل ملک سے اپیل کی ہے۔ اور بھرتی زور شور سے شروع ہے۔ کالجوں کے طلباء بھی فوج میں بھرتی ہو رہے ہیں۔

دہلی ۲ر اپریل۔ فیڈرل کورٹ کے چیف جسٹس نے اپنا فیصلہ حکومت ہند کو بھیج دیا ہے۔ کل صبح اس سے فریقین کو مطلع کر دیا جائے گا۔ اور فیصلہ کے اعلان کے بعد گاندھی جی وائسرائے سے ملاقات کریں گے۔

میڈرڈ ۲ر اپریل۔ جنرل فرانکو کی طرف سے جمہوری لیڈروں کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔ میڈرڈ کی حفاظت کرنے والے جرنیل قید کر دیئے گئے ہیں۔ ایک عام اعلان کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ بتائیں گذشتہ دو سال میں کون لوگ انہیں اس کے خلاف بھڑکاتے رہے ہیں تا ان کے خلاف کارروائی کی جا سکے۔

واشنگٹن ۲ر اپریل۔ حکومت امریکہ نے بھی سپین میں فرانکو کی گورنمنٹ کو تسلیم کر لیا ہے۔ اور سپین میں اسلحہ بھیجنے پر سے پابندی اٹھالی ہے

برگوس ۲ر اپریل۔ جنرل فرانکو نے اپنے دارالسلطنت کے ایک چوک کا نام وزیر اعظم برطانیہ کے نام پر اور ایک بازار کا نام وزیر اعظم فرانس کے نام پر رکھا ہے۔ اور مسولینی کو لکھا ہے کہ سپین کی سرزمین میں اطالوی سپاہیوں کا خون دونو ممالک کے عوام میں نہ ٹوٹنے والی دوستی پیدا کرنے کا موجب ہے۔

برلن ۲ر اپریل۔ ۲۰ ماہ حال کو ہٹلر کی پچاسویں سالگرہ منائی جا رہی ہے اس تقریب میں شمولیت کے لئے مسولینی شاہ اٹلی امیر البحر ہورتھی۔ جنرل فرانکو شاہ یونان اور شاہ یوگوسلاویہ کو مدعو کیا گیا ہے۔

جے پور ۲ر اپریل۔ کل تین سو مسلمانوں کے وفد نے ریذیڈنٹ سے مطالبہ کیا تھا کہ ۲۷ جنوری کو مسلمانوں پر جو گولی چلائی گئی تھی۔ اس کی تحقیقات کرائی جائے۔ چونکہ یہ مطالبہ منظور نہ ہوا۔ اس لئے مسلمانوں نے ریاست سے نقل مکانی شروع کر دی ہے۔ چنانچہ آج تین ہزار مسلمان یہاں سے دہلی روانہ ہو گئے۔ بازاروں اور سڑکوں پر سے یہ لوگ بالکل خموشی کے ساتھ گذرے اور کوئی نعرے وغیرہ نہیں لگائے۔

میڈرڈ ۲ر اپریل۔ جنرل فرانکو نے اعلان کیا ہے کہ حسب سابق سپین کا دارالسلطنت میڈرڈ میں ہی رہے گا۔

دہلی ۲ر اپریل۔ سر ٹامس سٹیوارٹ کامرس ممبر کی جگہ۔ مسٹر اے جی کلو کو گورنر جنرل کی کونسل کا ممبر مقرر کیا گیا ہے۔

شیلانگ ۲ر اپریل۔ آسام اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے ایک مسلم لیگی ممبر نے کہا۔ کہ وزیر صحت عامہ سیکنڈ کلاس میں سفر کر کے فرسٹ کلاس کا کرایہ سرکاری خزانہ سے وصول کرتے ہیں۔ میں انہیں چیلنج کرتا ہوں۔ کہ میرے بیان کی تردید کریں۔

جے پور ۲ر اپریل۔ راجپوتانہ مسلم کانفرنس نے ریاست کے مسلمانوں کو نقل مکانی کی تحریک کو ملتوی کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ اگر اپریل کے تیسرے ہفتہ تک ان کی شکایات رفع نہ کی گئیں تو تحریک سول نافرمانی جاری کر دی جائیگی۔

لکھنؤ ۲ر اپریل۔ حکومت کی طرف سے یوم وفات کی تقریب پر سنیوں کو مدح صحابہ کی اجازت کے اعلان پر ان کی طرف سے تو سول نافرمانی بند کر دی گئی ہے۔ اد حکومت نے اڑھائی ہزار سنی قیدی بھی رہا کر دیئے ہیں۔ لیکن شیعوں نے اب یہ تحریک شروع کر رکھی ہے۔ اور اپنے لئے تبرا کا حق منوانے پر مصر ہیں۔

وارسا ۲ر اپریل۔ پولینڈ کے وزیر خارجہ کرنل بیک آج بعض اعلیٰ افسران حکومت کی معیت میں لنڈن روانہ ہو گئے جہاں پولینڈ کی حفاظت کے سلسلہ میں وہ برطانوی حکومت سے گفت و شنید کریں گے۔

پشاور ۲ر اپریل۔ بنوں سے اطلاع ملی ہے۔ کہ قبائلی گروہ سرحد پر حملہ کر کے ایک گاؤں سے سات ہندوؤں کو اٹھا کر لے گیا۔ اہل دیہہ نے ان کا تعاقب کیا۔ اور دو اشخاص کو چھڑانے میں کامیاب ہو گئے۔

بمبئی ۲ر اپریل۔ حکومت ہند کے پبلک ہیلتھ کمشنر میجر لیگو بینڈ رسل ۳۲ سال کی ملازمت کے بعد ریٹائر ہو کر انگلستان روانہ ہو گئے۔ آپ کی جگہ لفٹننٹ کرنل کولٹر کام کریں گے۔

وارسا ۲ر اپریل۔ گذشتہ شب پولیس نے ایک ہوٹل پر چھاپہ مار کر بہت سے ریوالور اور آتش گیر مادہ پر قبضہ کر لیا۔ اس سلسلہ میں ۸۶ طلباء بھی گرفتار کئے گئے ہیں۔

بمبئی ۲ر اپریل۔ دربار کولہاپور نے پرجا پریشد (رعایا کی کانفرنس) کو خلاف قانون قرار دیدیا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ اس کی طرف سے تخریبی اور امن سوز پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔

آگرہ ۲ر اپریل۔ رادھا سوامیوں کے نئے گورو مسٹر گورسرن ہٹنکی اہلیہ نے اپنے جسم پر مٹی کا تیل چھڑک کر آگ لگا لی اور اس طرح خودکشی کر لی۔ جس کی وجہ تا حال معلوم نہیں ہو سکی۔

انقرہ ۲ر اپریل۔ رئیس اتحاد ترکیہ نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر جنگ چھڑ گئی۔ اور ہمیں اس میں مجبوراً حصہ لینا پڑا۔ تو اس کے لئے ہمیں ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ موجودہ سیاسی کشمکش میں ہمیں غافل نہیں رہنا چاہیئے۔ بلکہ یہی سمجھنا چاہیئے۔ کہ جنگ سر پر کھڑی ہے مجلس اتحاد نے فیصلہ کیا ہے کہ پانچ لاکھ ترکوں کی ریزرو فوج قائم کی جائے۔

الہ آباد ۲ر اپریل۔ صورت حالات اب بہتر ہو گئی ہے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اعلان کر دیا ہے کہ جو لوگ اپنی دکانیں نہ کھولیں گے۔ ان کے خلاف مقدمہ چلایا جائے گا۔

کلکتہ یکم اپریل۔ کلکتہ کارپوریشن نے فیصلہ کیا ہے کہ نئے کلکتہ میونسپل امینڈمنٹ ایکٹ کی مخالفت کی جائے۔ کیونکہ اس میں جداگانہ طریق انتخاب رائج کیا گیا ہے۔

کلکتہ یکم اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ بنگال کے مشہور سیاسی ورکر مسٹر سرت چندر بوس نے کانگرس سے علیحدگی کا فیصلہ کر لیا ہے۔ آپ بنگال اسمبلی میں اپوزیشن کے لیڈر بھی ہیں مگر دو روز اجلاس سے بھی غیر حاضر رہے ہیں۔ تری پوری اجلاس کے بعد آپ بددل ہو گئے ہیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی